سوال

(28) نظر کا لگنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نظر بد لگتی ہے یا نہیں تفصیل کے ساتھ جواب دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نظر بالکل لگتی ہے اس کے متعلق احادیث صحیحہ کے اندر موجود ہے جوکہ صحاح ستہ اور مشکوٰۃ وغیرہ میں آپ ﷺ کے دور کا ایک واقعہ بھی بیان ہے کہ ایک آدمی کو کسی غیر مسلم آدمی کی نظر بد لگی اور اس کو بہت تکلیف ہوئی، پھر آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ غسل کرکے اس کا پانی دے دے پھر اس پانی سے اس نظر والے آدمی کو نہلایا گیا۔ نفع ونقصان بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کو شرک سمجھنا غلط ہے۔ اصل حقیقت پر پوری طرح غور نہیں کیا گیا ہے بات دراصل یہ ہے کہ یہ دنیا عالم اسباب ہے جہاں پر انسان کو عمل کرنا پڑتا ہے، دین، دنیا اور رزق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے اگرچہ ہر چلنے پھرنے والی چیز کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا (ھود:١٦)

''تاہم انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ حصول رزق کے لیے جدوجہد کرے، اس کے حصول کے اسباب تلاش کرے۔''

باقی تیجہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی انسان اس قسم کی جدوجہد نہیں کرتا اور اس کو رزق نہیں ملتا تو یہ اس کا قصور لکھا جائے گا کہ جہاں پر اس کو امر تھا وہاں پر اس نے قصور کیا۔ تو جس طرح رزق کے لیے جدوجہد کرنے والے کو کچھ حاصل ہوا تو واقعی وہ اس کی کوشش کا تیجہ کہا جائے گا لیکن اس کی وجہ سے یوں نہیں کہا جائے گا کہ اس کے سبب کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالی نعوذ باللہ رازق نہیں رہا بلکہ انسان خود رزق حاصل کرتا ہے ہرگز نہیں، اس کے باوجود رزاق اللہ ہی ہے کیونکہ اس نے ہی تو ان اسباب کو حصول رزق کا سبب بنایا ہے اگر اللہ تعالی ان اسباب سے یہ لیاقت یا فائدہ نکال دے تو وہ سراسر بیکار ہو جائیں گے بعینہ اسی طرح نفع ونقصان یقینا اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے لیکن اس جہاں میں ان دونوں کے اسباب بھی اللہ تعالی نے پیدا کئے ہیں جو بھی ان کو اختیار کرتا ہے اس کو نفع یا نقصان ملتا ہے۔ یہ اسباب بذات خود نافع یا ضار نہیں ہے، لیکن اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ان میں نفع یا نقصان رکھا ہے مثلا کوئی انسان کسی کو قتل کرتا ہے تو وہ آدمی مرجاتا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ محی وممیت اللہ تعالی کی ذات ہے پھر نظر بد کو شرک کہنے والوں کے مطابق قاتل انسان مارنے والا نہیں ہے کیونکہ مارنے والی تو اللہ کی ذات ہے۔

لہذا جو یہ کہے کہ فلاں نے فلاں کو قتل کردیا تو اس نے گویا کہ ان کے کہنے کے مطابق شرک کیا اور قاتل کو بھی کوئی سزا نہیں ملنی چاہیئے کیونکہ مارنے والا تو وہ ہے ہی نہیں۔ حالانکہ پوری

دنیا اس کو قاتل اور خون کرنے والا کہے گی دوسرے کسی کے دل میں یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی کہ اس طرح کہنے سے وہ مشرک ہوجائے گا۔ کیونکہ اصل حقیقت اس طرح ہے کہ

اس دنیا کو اللہ تعالی نے عالم اسباب بنایا ہے اور اس میں اپنے اٹل قانون بنائے ہیں کہ جو اس طرح کرے گا اس کا اٹل طور پر یہ تیجہ نکلے گا یا کوئی کسی کو کسی چیز سے قتل کرنے کا ارادہ کرے یا عملی قدم اٹھائے پھر اگر اللہ تعالی کی طرف سے اس کی مشیت بھی اس کے موافق ہے تو اس کے مرنے کا تیجہ نکلے گا اور جو زہر کھائے گا اس کا تیجہ یہ نکلے گا کہ وہ آدمی مرجائے گا اور جو کوئی صحیح دوا استعمال کرے گا اس کو صحت عطا ہوگی بہر حال ہر ذرہ برابر کے متعلق مولی کریم نے ایک قانون اور سنت جاریہ قائم کردی ہے اور اس کے نتائج مقرر کردیئے ہیں۔

لہذا انسان نافع یا ضار کوئی بھی کام کرے وہ چونکہ اللہ دتعالی کے مقرر کردہ قانون اور تیجہ کے مطابق وجود میں آیا ہے لہذا وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہوا اور انسان کی طرف اس کی نسبت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس نے اس سلسلہ میں اپنی کوشش کی اور مقرر کردہ تیجہ کے حصو کا سبب بنا۔ یعنی نفع و نقصان کا انسان صرف سبب بنتا ہے اور اس کے تیجہ کے لیے وہ کوشاں رہتا ہے اس لیے اس کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔ جرم یا اجر بھی اس کوشش کی وجہ سے ملتا ہے اور ایک آدمی اگر کسی کو گولی مارتا ہے تو اس کو مارنے والا اللہ تعالی ہے لیکن گولی مارنے کا مرتکب وہی قاتل ہے مطلب کہ انسان کو سب کچھ اس کی کوشش اور اسباب کو اختیار کرنے کی وجہ سے ملتا ہے ورنہ وہ مکمل تیجہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی نکالتا ہے اور اسی نے ہی فعل کا تیجہ متعین فرمایا ہے یہی وجہ ہے بسا اوقات کئی لوگ گولیاں لگنے کے باوجود بچ جاتے ہیں یا کوئی آدمی زہر کھانے کے باوجود بچ جاتا ہے کیونکہ اصل مارنے والی تو اللہ کی ذات ہے اس کو مارنا نہیں تھا لہذا وہ بچ گیا تاہم جس نے گولی ماری یا زہر کھایا وہ جرم سے آزاد نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ اس کے ہاتھ وہی تھا جو اس نے کیا یقینا وہ گناہ اس کو ملے گا پھر اللہ چاہے تو اس کو معاف کردے، چاہے تو اس کو سزا دے۔ باقی گولیوں کا یا زہر کھانے کا تیجہ ''مرنا'' اس آدمی کے ہاتھ میں نہیں تھا۔

لہذا قدرت کے ارادہ کے ماتحت وہ بچ گیا مگر زہر کھانے والا اور گولیاں مارنے والا اپنی کوشش اور اسباب کی وجہ سے گنہگار ضرور ہوگا۔ بعینہ اسی طرح نظر بد کو بھی اللہ تعالی نے دوسرے کو نقصان پہنچانے کا سبب بنایا ہے لیکن اگر اللہ نے نہیں چاہا تو نظر بد نہیں لگے گی۔ باقی اگر نظر بد لگانے والا اندرونی حسد یا بغض کی وجہ سے نظر بد لگاتا ہے تو اس کا ضرور اس کو گناہ ملے گا پھر آگے نظر لگے یا نہ لگے لیکن اگر حسد یا بغض کی وجہ سے نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر یا کسی کوئی چیز پسند آئی اور اس کو نظر بد لگ گئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے یہی سبب ہے کہ حدیثوں میں وارد ہے کہ اپنے آپ پر اور اپنے مال ومتاع اور اولاد پر بھی نظر بد لگ جاتی ہے حالانکہ اپنے مال متاع اولاد کا تو ہر کوئی خیر خواہ ہوتا ہے، اس لیے ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ اپنی یا کسی اور کی کوئی چیز اگر پسند آجائے تو ''ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ بارک اللہ فیہا'' کے الفاظ کیے جائیں ان شاء اللہ نظر نہیں لگے گی۔

اسی طرح سحر کو بھی اللہ سبحانہ وتعالی نے نقصان کا سبب بنایا ہے خود یہودیوں نے نبی کریم ﷺ پر سحر کیا جس کی وجہ سے آپ ﷺ پر کچھ عرصہ جسمانی تکلیف لاحق رہی، آپ ﷺ کے تو درجات اللہ تعالی نے بلند تر بلند کیے لیکن یہودی اس سبب کی وجہ سے سنگین گناہ کا مرتکب بنا جس کا انتہائی ہولناک تیجہ قیامت کے دن اس کو ملے گا لیکن اگر اللہ تعالی نہ چاہے تو اس سحر سے بھی مسحور کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ (البقرۃ: ۱۰۲)

لیکن جس نے سحر کیا وہ ہوگز گناہ سے نہیں بچ سکے گا۔

خلاصہ کلام کہ نظر بد وغیرہ صرف اسباب ہیں جو کہ خود اللہ نے پیدا کیے ہیں پھر جو کوئی ان اسباب کے دامن میں آئے گا وہ اس گناہ کا مرتکب لکھا جائے گا۔ دوسرے کو اس کا نقصان پہنچے یا نہ پہنچے کیونکہ وہ تو اسباب کو کام میں لا چکا اور اس کے ہاتھ میں بھی صرف یہی تھا باقی نظر بد لگانے کو شرک کہنے والوں کے خیال کے مطابق کوئی بھی مجرم مجرم نہیں ہے اگرچہ وہ قاتل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ممیت (مارنے والی ذات) اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے اور اگر کوئی زہر کھائے تو وہ خودکشی کا مرتکب نہیں لکھا جائے گا کیونکہ مانے والی ذات اللہ تعالی کی ذات ہے۔ جو دوسرے کو مارنے والا کہے وہ ان حضرات کے کہنے کہ مطابق شرک ہے پھر بتائیں کہ دنیا میں کوسی بات شرک سے آزاد رہے گی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر204

محدث فتویٰ